از جناب ریٹائرڈ میجر امیر افضل خان

حضرت عمرؓ کی فوجی حکمت عملی

حضرت عمرؓ کے زمانے کی فتوحات کے بارے میں تو ملّت اسلامیہ کافی باخبر ہے۔ لیکن موجودہ زمانے کے مؤرخین اور مبصرین نے عسکری تاریخ کے ان واقعات کو اگر ایک طرف اختصار سے پیش کرنا شروع کیا ہے تو دوسری طرف ان واقعات کے عسکری پہلو، فوجی حکمت عملی، تدبیرات کے لئے ہدایات، حربی مہارت کے کلیہ قاعدے یا فن سپہ گری کے بارے میں جو ہدایات خلفاء راشدین نے دیں وہ سب کی سب ہماری کتابوں سے غائب ہو رہی ہیں۔ اور آج ہم نے اپنے ذہنوں کی فوجی تربیت کے لئے غیروں کی عسکری تواریخ کے مطالعے شروع کر دیئے ہیں۔ ہر مسلمان اللہ کا سپاہی ہے اور ملت اسلامیہ اللہ کی فوج ہے۔ اور ہمارے نزدیک افغانستان میں اس کا عملی مظاہرہ ہو رہا ہے۔

لیکن ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ آج ہم سویلین اور فوجی دو الگ الگ حصوں میں بٹ چکے ہیں۔ پیشہ ور فوجی، اللہ کی فوج کے فلسفہ والی بات سے گھبراتے ہیں کہ پوری قوم اللہ کی فوج بن گئی تو پیشہ ور فوج کی اہمیت کم ہو جائے گی۔ سویلین اور خاص کر آرام پسند سرکاری ملازم اور سرمایہ دار اللہ کی فوج کے فلسفہ سے گھبراتے ہیں کہ فوجی کام بڑا مشکل ہے۔ وہ یہ مشقت برداشت نہ کر سکیں گے۔

دراصل دونوں گروہوں میں جس کی ایسی سوچ ہے وہ غلطی پر ہے۔ اللہ کے سپاہی کے بڑے پُر وسعت معنی ہیں۔ علامہ اقبال اللہ کے سپاہی تھے۔ ملت اسلامیہ کو وحدتِ فکر اور وحدتِ عمل کا سبق دیا۔ لیکن ایوب خان اور یحییٰ خان نہ اللہ کے سپاہی تھے اور نہ حزب اللہ کے سپہ سالار۔ اور ایسے ہی لوگوں کے لئے علامہ اقبال کہہ گئے تھے[۹]

میں نے اے میر سپاہ تیری سپاہ دیکھی ہے
قل ہو اللہ کی شمشیر سے خالی ہے نیام

مولانا سمیع الحق صاحب نے راقم کی کتاب جلال مصطفےٰؐ پڑھنے کے بعد جب حضور پاکؐ کی فوجی زندگی کے اس پہلو کو اجاگر ہوتے دیکھا تو وہ عش عش کر اٹھے۔ اور وہ قوم کو باور کرانا چاہتے ہیں کہ حضور پاکؐ اور ان کے

رفقا نے صرف گتھم گتھا لڑائی سے ایسی فتوحات حاصل نہیں کی تھیں بلکہ حضور پاک ﷺ نے اپنے رفقا کو فوجی حکمت علی اور عسکری تدبیرات کا ماہر بنا دیا تھا تو پھر اسلام کو وہ شان و شوکت حاصل ہوئی اور اس سلسلہ میں حضرت صدیق اکبرؓ کی حکمت علی پر مضمون اس سلسلہ کی کڑی تھی۔ اب حضرت فاروق اعظمؓ کی باری ہے اور ان کی کارکردگی سے ہم سبق سیکھیں۔

حضرت فاروق اعظمؓ نے جب خلافت سنبھالی تو جزیرہ نما عرب میں اندرونی استحکام تو آچکا تھا لیکن اسلامی لشکر دو محاذوں پر برسرِپیکار تھا۔ اور اس کا ذکر حضرت صدیق اکبرؓ کی حکمت علی کے تحت چند ماہ پہلے ہو چکا ہے۔ حضرت صدیقؓ دو محاذوں پر جنگ لڑنے کی حکمت علی بنا چکے تھے اور یہ مشکل ترین فوجی کام ہے اور دنیا میں آج تک کوئی طاقت اس طرح دو محاذوں پر نہیں لڑ سکی جس طرح مسلمانوں نے کامیابیاں حاصل کیں۔ لیکن صدیق اکبرؓ کا طریق کار یہ تھا کہ وہ کسی ایک محاذ پر ہی ایک وقت میں بھرپور کارروائی کرتے تھے اور دوسرے محاذ پر دشمن کو صرف الجھائے رکھتے تھے۔ بلکہ محاذ پر بھی لشکر کو ٹکڑوں میں نہ بٹنے دیتے تھے اور محاذ کو سیکٹروں یا چھوٹے محاذوں میں بانٹ کر کچھ جگہ دشمن کو صرف الجھائے رکھتے اور دوسری جگہ بھرپور کارروائی کرتے یا بھرپور کارروائی کے لئے لشکر تیار رہتے تھے۔

چنانچہ اس وقت حالات یہ تھے کہ شام کے محاذ پر حضرت خالد بن ولیدؓ اجنادین کے مقام پر رومیوں کو شکست دے چکے تھے۔ اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور یزید بن ابو سفیان کو ساتھ لے کر وادی یرموک میں، یرموک کی پہلی جنگ میں برسرِپیکار تھے۔ لیکن رومی بھاگ رہے تھے۔ اور دشمن کے ساتھ مقابلہ سخت نہ تھا۔ حضرت خالدؓ۔ حضرت عمرو بن عاصؓ اور حضرت شرجیلؓ کو فلسطین میں ذمہ داریاں سونپنے والے تھے۔ ویسے رومیوں پر کڑی نگاہ کی ضرورت تھی۔ اور ان کا تعاقب کر کے ان کے ساتھ لگاؤ رکھنا تھا۔ تاکہ دشمن کے بارے میں باخبر رہیں۔ بہرحال اسلامی لشکر کچھ پھیلاؤ اختیار کرنے والے تھے لیکن ایران کے محاذ کی طرح، چھوٹے سپہ سالار ایک دوسرے سے دور نہ تھے۔ اور بوقتِ ضرورت اکٹھے ہو سکتے تھے۔ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت عمرؓ کی سب سے پہلی کارروائی یہ تھی کہ شام و فلسطین کے محاذ پر آپ نے حضرت خالدؓ کی جگہ حضرت ابو عبیدہؓ امین الامت کو سپہ سالار اعظم بنا دیا۔ اور حضرت خالدؓ کو ان کی جگہ ایک لشکر کا سپہ سالار رہنے دیا۔

اس کارروائی میں کئی حکمت علیاں پنہاں تھیں۔ اور مورخین نے جو حضرت خالدؓ کی معزولی کا ذکر کیا ہے

بعد اب رومیوں کو پھر یرموک لا رہے تھے۔ کہ وہ اہل روم کو اپنے چنے ہوئے مقام اور وقت پر ایسی شکست دیں کہ قیصر روم ایشیا کو الوداع کہتا ہوا چلتا بنے۔

پھر ایسا ہی ہوا اور یرموک کی فتح کے بعد حضرت سعدؓ کو مدائن پر پیشقدمی کی اجازت دی۔ اور ملک شام میں انطاکیہ شہر سے آگے پیش قدمی کو کئی سال روکے رکھا کہ پہلے ایران کی مکمل فتح ہو جائے۔ ایرانی دارالحکومت مدائن پر قبضہ کے بعد ایران میں دو سیکٹر کھول دئے۔ ایک جلولہ موصل تک اور پھر جلولہ سے قصر شیریں اور نہاوند تک۔ وسطی علاقوں میں۔ اور ساتھ جنوبی محاذ یعنی ابلہ، خوزستان، فارس پر سخت کارروائی شروع کر دی تاکہ ایرانیوں کا پتہ نہ چلے کہ ایران کا مکمل خاتمہ کس محاذ سے آگے بڑھ کر کیا جائے گا۔

ایرانی اسی مخمصے میں تھے کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے حضرت نعمان بن مقرنؓ کو سالار اعظم مقرر کر کے نہاوند کے مقام پر ایرانی فوج کو تہس نہس کر دیا۔ گو حضرت نعمانؓ خود اس معرکے میں شہید ہوئے۔ نہاوند کا معرکہ نہ صرف حکمت عملی اور حربی تدبیرات کے طور دنیا کی عظیم ترین جنگوں میں شمار ہوتا ہے۔ بلکہ دنیا کی چند فیصلہ کن جنگوں میں سے ایک ہے۔ اور اس فتح کے بعد مسلمان لشکر بحیرہ کیسپین سے دریائے جیحوں سیحوں تک پہنچ گئے تو دوسری طرف دریائے سندھ اور مکران کے ساحل تک آ پہنچے۔ پوری کارروائی کے جائزہ کے لئے کئی مضمون درکار ہیں۔ جن میں آج بھی ہمارے لئے کئی اسباق ہیں۔

ایران کی ان فتوحات کے بعد حضرت عمرؓ نے ملک شام سے شمال میں پیش قدمی کی بجائے اپنی حکمت عملی کے تحت مصر اور افریقہ کی فتح کی طرف دھیان دیا۔ جس کو آگے حضرت عثمانؓ کے زمانے میں پروان چڑھایا گیا۔ یہ فتوحات بہت ضروری تھیں۔ کہ بحیرہ روم، قیصر روم کی جھیل کی طرح تھا اور مصر میں لاؤ لشکر اکٹھا کر کے قیصر روم مکہ شریف اور مدینہ شریف کے لئے وہی خطرات پیدا کر سکتا تھا۔ جو اس نے سلطنت ایران کے ساتھ آرمینیا کے راستے مدائن پہنچ کر کئے۔

اس زمانے کا قیصر روم ہرقل کوئی معمولی آدمی نہ تھا۔ قرآن پاک کی سورت روم میں پہلے ایران کے ہاتھوں جو اہل روم کی شکست کا ذکر ہے۔ اور بعد میں اہل روم کی فتح کی پیشین گوئی ہے۔ یہ اسی ہرقل کے زمانے میں ہوئی اور ہرقل دنیا کی عسکری تاریخ میں حکمت عملی کے ماہرین میں شمار ہوتا ہے۔ لیکن حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے ایسی مات کھائی کہ آخر حضرت عمرؓ کے زمانے میں مصر میں رومیوں کی شکست کی خبر سن کر اس دنیا سے چل بسا۔ بے چارہ بدقسمت تھا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفیر کی باتیں سن کر دین اسلام

زیارت تو ہوئی۔ مگر حضرت صدیقؓ نے ایران کی فوجی حکمت عملی تعین کرنے کا کام اپنے نامزد جانشین حضرت فاروق اعظم کے سپرد کر دیا۔

حضرت فاروق اعظمؓ نے حضرت مثنیٰ کو فوری کمک دی اور ایران کے محاذ کے لئے حضرت ابو عبید ثقفی (مشہور صحابی حضرت عروہ بن مسعودؓ کے بھائی) کو ایران کے محاذ پر سپہ سالار مقرر فرمایا۔ اور حکم دیا کہ دریائے فرات کے پار محدود کارروائیاں کر سکتے ہیں۔ لیکن دریا کے پار کسی بڑی جنگ میں نہ الجھ جانا۔ ساتھ ہی حضرت فاروق اعظم نے فیصلہ کیا کہ ایلہ یعنی فارس اور خوزستان کے محاذ کے لئے فی الحال وہی پالیسی ہوگی جو حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں تھی۔ اور یہاں آگے پیش قدمی نہ کی جائے گی۔ صرف دشمن پر نظر رکھی جائے گی۔

حضرت ابو عبیدؓ نے محدود کارروائیوں کے علاوہ اپنے آپ کو ایرانیوں کے ساتھ جسر کے مقام پر مسلمانوں کو عظیم قربانی دینا پڑی اور ابو عبیدؓ سمیت لشکر کے تیسرے حصے کو شہادت نصیب ہوئی اور بے شک حضرت مثنیٰؓ نے خود شدید زخمی ہو کر مسلمانوں کی لاج رکھی۔ اور ایرانیوں کے سیلاب کے آگے بند باندھ دیا۔ لیکن حضرت فاروق اعظمؓ کے لئے یہ حالات متوقع نہ تھے لیکن آپ نے پھر بھی ایسی فوجی حکمت عملی بنائی کہ دونوں محاذوں کے حالات سدھر گئے۔

ایران کے محاذ پر خود بھی جانے کو تیار تھے۔ لیکن ایک اور عشرہ مبشرہ میں سے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو سپہ سالار اعظم بنا کر اس محاذ میں بھی دوبارہ جان ڈال دی۔ ساتھ ہی شام میں حضرت ابو عبیدہؓ کو حکم دیا کہ عراق کے محاذ سے جو کمک انہیں ملی تھی اسے عراق کے محاذ پر واپس بھیجا جائے۔ اور جب تک ایرانیوں کے ساتھ ایک اور بھرپور کارروائی نہیں کر لی جاتی، حضرت ابو عبیدہؓ ملک شام میں رومیوں کے ساتھ کوئی بھرپور جنگ نہ کریں گے۔

دوسرے لفظوں میں جنگ قادسیہ کی تیاری ہو رہی تھی۔ اور اس تیاری کے تحت ایران کے سپہ سالار اعظم کو دریائے فرات پار کروا کے قادسیہ کے میدان جنگ میں ایسی شکست سے دوچار کیا کہ ایران کی شہنشاہیت ڈانواں ڈول ہو گئی۔ یہ شکست ایسی تھی کہ اس شکست کے بعد مسلمان، ایرانیوں کا تعاقب کر کے ان کے دار السلطنت مدائن پر قبضہ کر سکتے تھے۔ لیکن حضرت عمرؓ کے لحاظ سے اس کا وقت نہ نہ آیا تھا۔ اور حضرت سعدؓ کو صرف دریائے فرات تک پیش قدمی کی اجازت دی۔ کہ اس دوران ایران والے محاذ پر مزید بھرپور کارروائی کی اجازت نہ تھی۔ ادھر ملک شام میں حضرت ابو عبیدہؓ حمص تک پہنچ جانے

نیماٹالوجی	-	۱
ہارٹیکلچر	۴	-
شماریات / بائیومیٹری	۲	-

اینیمل سائنسز

فش نیوٹریشن	۱	-
حیواناتی معاشیات	۲	-
فش مائیکروبیالوجی	۱	-
رومن فزیالوجی	۱	-
وائرالوجی (امیونولوجی)	۲	-
اینیمل ری پروڈکشن (مردانہ)	۲	-

سوشل سائنسز

زرعی معاشیات	۲	۲
زرعی مارکیٹنگ	۲	-

قدرتی وسائل

علم جنگلات (فارسٹری)	۴	-
رینج مینجمنٹ	۲	-
فوڈر کراپس	۲	-

کم سے کم اہلیت

پی ایچ ڈی کے لئے

(الف) امیدواروں نے میٹرک سے ایم ایس سی تک کے تعلیمی کیریئر میں کم از کم دو بار فرسٹ ڈویژن حاصل کی ہو۔ جن امیدواروں نے ایم فل کی سند حاصل کر لی ہے یا بیرون ملک تربیت یافتہ ہیں انہیں ترجیح دیجائیگی

(ب) کم از کم تین سال تدریسی یا تحقیقی تجربہ جو متعلقہ شعبے میں کسی سرکاری یا نیم سرکاری ادارے میں حاصل کیا گیا ہو۔

(ج) معروف سائنسی جریدوں میں کم از کم تین تحقیقی مقالے

ایم ایس سی کے لئے

(الف) متعلقہ شعبے میں تعلیمی کیریر کے دوران کم ازکم دوبار فرسٹ ڈویژن

عام اہلیت

۱۔ ایم ایس سی اور پی ایچ ڈی کے لئے عمر کی بالائی حد تیس (۳۰) سال ہے مگر اچھے تعلیمی ریکارڈ اور ریسرچ کے تجربے کے حامل افراد کو پانچ سال کی رعایت دی جا سکتی ہے

۲۔ ایم ایس سی کے لئے فیلوشپ کی میعاد دو سال اور پی ایچ ڈی کے لئے تین سال ہے

۳۔ ٹیوشن فیس اور دیگر متعلقہ اخراجات پی اے آر سی کی جانب سے براہ راست متعلقہ یونیورسٹی کو ادا کئے جائیں گے جبکہ فیلوشپ کے اخراجات کی ادائیگی پی اے آر سی کے مقرر کردہ نرخ کے مطابق زیر تربیت افراد کو کی جائے گی۔

(بقیہ صفحہ ۴۸ پر)

کی طرف مائل بھی ہوا۔ لیکن دنیا کی چاہت اور حواریوں کے ڈر کی وجہ سے مسلمان نہ ہوا۔

بہرحال یہ مختصر حالات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے کی فوجی حکمت عملی اور اس کے تحت فتوحات یا نتائج کے ہیں۔ جو کئی کتابوں کا مضمون ہے۔ جو صاحب حساب کتاب میں دلچسپی رکھتے ہیں تو طول وعرض اور سلطنت کی وسعت کا یہ حساب بنتا ہے۔

مکہ شریف سے جنوب مشرق کی طرف ۴۰۳ میل، مشرق کی طرف ۱۰۸۷ میل۔ شمال کی طرف ۱۰۳۶ میل اور شمال مغرب میں مصر کے مقام برقہ تک فاصلہ کوئی ہزار میل بنتا ہے۔ لیکن اسلامی لشکر تو آگے طرابلس تک ہو آئے تھے۔ جو برقہ سے قریباً ایک ہزار میل دور ہے۔

حضرت عمرؓ نے اپنے زمانے میں بحری جنگ کی اجازت نہ دی اسے مورخین نے غلط سمجھ لیا۔ دراصل آپ نے بحری جنگ کے پہلے تیاری کے احکام دیے کہ اس تیاری کی وجہ سے حضرت عثمانؓ کے زمانے میں قبرص پر قبضہ کر سکے اور اناطولیہ کے ساحل پر پہنچنے کے علاوہ مصر کے ساحل کے نزدیک روم کے بحری بیڑہ کو شکست دی۔ ان میں زیادہ لوگ خلیج فارس اور یمن کے تھے جو لوگ حضرت عمرؓ کے زمانے میں تیاری میں مصروف رہے۔

اے شیخ بہت اچھی مکتب کی فضا لیکن
بنتی ہے بیاباں میں فاروقی و سلطانی

ایم ایس سی اور پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لئے زرعی سائنسدانوں کی اندرون ملک تربیت

پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل کو شاندار تعلیمی ریکارڈ رکھنے والے ایسے نوجوان اور ذہین افراد کی جانب سے درخواستیں مطلوب ہیں جو زرعی تحقیقات میں پوسٹ گریجویٹ تربیت کے ذریعے پاکستانی یونیورسٹیوں سے ایم ایس سی اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کرنے اور زرعی تحقیقات میں کیریر بنانے کے خواہشمند ہوں۔

شعبے / میدان /	تربیت کا معیار	
کراپ سائنسز	ایم ایس سی	پی ایچ ڈی
پلانٹ پیتھالوجی (دالیں اور تیل کے بیج)	-	۱
پلانٹ بریڈنگ اور جینیٹکس (دالیں اور تیل کے بیج)	-	۲
اگرانومی (دالیں اور تیل کے بیج)	-	۱

(بقیہ صفحہ ۴۷ پر)